

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی حیات طیبہ کا مختصر جائزہ

<?xml encoding="UTF-8">

آپ کا اسمِ گرامی موسیٰ اور لقب کاظم ہے۔ آپکی والدہ گرامی اپنے زمانے کی با عظمت خاتون جناب حمیدہ خاتون تھیں آپکے والدِ گرامی امام جعفر صادق تھے آپ کی ولادت ۱۲۸ھ میں مدینہ کے نزدیک ابواء نامی قریہ میں ہوئی آپ نے مختلف حکام دنیا کے دور میں زندگی بسر کی آپ کا دور حالات کے اعتبار سے نہایت مصائب اور شدید مشکلات اور خفقان کا دور تھا پرآنے والے بادشاہ کیامام پرسخت نظر تھی لیکن یہ آپ کا کمالِ امامت تھا کہ آپ انبوه مصائب کے دور میں قدم قدم پر لوگوں کو درس علم و ہدایت عطا فرماتے رہے، اتنے نامناسب حالات میں آپ نے اس دانشگاه کی جو آپ کے پدر بزرگوار کی قائم کردہ تھی پاسداری اور حفاظت فرمائی آپ کا مقصد امت کی ہدایت اور نشرِ علوم آل محمد تھا جس کی آپ نے قدم قدم پر ترویج کی اور حکومت وقت تو بہر حال امامت کی محتاج ہے۔

چنانچہ تاریخ میں ملتا ہے کہ ایک مرتبہ مہدی جو اپنے زمانے کا حاکم تھا مدینہ آیا اور امام موسیٰ کاظم سے مسئلہ تحریم شراب پر بحث کرنے لگا وہ اپنے ذہن ناقص میں خیال کرتا تھا کہ معاذ اللہ اس طرح امام کی رسوائی کی جائے لیکن شاید وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ وارث بابِ مدینتہ العلم ہیں چنانچہ امام سے سوال کرتا ہے کہ آپ حرمتِ شراب کی قرآن سے دلیل دیجیے امام نے فرمایا ”خداوند سورہ اعراف میں فرماتا ہے اے حبیب! کہہ دو کہ میرے خدا نے کارِ بد چہ ظاہر چہ مخفی و اثم و ستم بنا حق حرام قرار دیا ہے اور یہاں اثم سے مراد شراب ہے“ امام یہ کہہ کر خاموش نہیں ہوتے ہیں بلکہ فرماتے ہیں خداوند نیز سورہ بقرہ میں فرماتا ہے اے میرے حبیب! لوگ تم سے شراب اور قمار کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دو کہ یہ دونوں بہت عظیم گناہ ہے اسی وجہ سے شراب قرآن میں صریحاً حرام قرار دی گئی ہے مہدی، امام کے اس عالمانہ جواب سے بہت متاثر ہوا اور بے اختیار کہنے لگا ایسا عالمانہ جواب سوائے خانوادہ عصمت و طہارت کے کوئی نہیں دے سکتا یہی سبب تھا کہ لوگوں کے قلوب پر امام کی حکومت تھی اگر چہ لوگوں کے جسموں پر حکمران حاکم تھے۔ ہارون کے حالات میں ملتا ہے کہ ایک مرتبہ قبرِ رسول اللہ پر کھڑے ہو کر کہتا ہے اے خدا کے رسول آپ پر سلام اے پسرِ عمّو آپ پر سلام۔ وہ یہ چاہتا تھا کہ میرے اس عمل سے لوگ یہ پہچان لیں کہ خلیفہ سرور کائنات کا چچازاد بھائی ہے۔ اسی ہنگام امام کاظم قبرِ پیغمبر کے نزدیک آئے اور فرمایا ”اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام“ اے پدر بزرگوار! آپ پر سلام“ ہارون امام کے اس عمل سے بہت غضبناک ہوا۔ فوراً امام کی طرف رخ کر کے کہتا ہے ”آپ فرزند رسول ہونے کا دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں؟ جب کہ آپ علی مرتضیٰ کے فرزند ہیں۔ امام نے فرمایا تو نے قرآن کریم میں سورہ انعام کی آیت نہیں پڑھی جس میں خدا فرماتا ہے ”قبیلۃ ابراہیم سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ، ہارون، زکریا، یحییٰ، عیسیٰ، اور الیاس یہ سب کے سب ہمارے نیک اور صالح بندے تھے ہم نے ان کی ہدایت کی اس آیت میں اللہ نے حضرت عیسیٰ کو گزشتہ انبیاء کا فرزند قرار دیا ہے۔ حالانکہ عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ حضرت مریم کی طرف سے پیامبران سابق کی طرف نسبت دی ہے اس آیتِ کریمہ کی روسے بیٹی کابیٹا فرزند شمار ہوتا ہے۔ اس دلیل کے تحت میں اپنی ماں فاطمہ کے واسطے سے فرزند نبی ہوں۔ اس کے بعد امام فرماتے ہیں کہ اے ہارون! یہ بتا کہ اگر اسی وقت پیغمبر دنیا میں آجائیں اور اپنے لئے تیری بیٹی کا سوال فرمائیں تو تو اپنی بیٹی پیغمبر کی زوجیت میں دے گیا یا نہیں؟ ہارون برجستہ جواب دیتا ہے نہ صرف یہ کہ میں اپنی بیٹی کو پیامبر کی

زوجیت میں دونگا بلکہ اس کارنامے پر تمام عرب و عجم پر افتخار کرونگا امام فرماتے ہیں کہ تو اس رشتے پر تو سارے عرب و عجم پر فخر کریگا لیکن پیامبر ہماری بیٹی کے بارے میں یہ سوال نہیں کر سکتے اسلئے کہ ہماری بیٹیاں پیامبر کی بیٹیاں ہیں اور باپ پر بیٹی حرام ہے امام کے اس استدلال سے حاکم وقت نہایت پشیمان ہوا۔ امام موسیٰ کاظم نے علم امامت کی بنیاد پر بڑے بڑے مغرور اور متکبر بادشاہوں سے اپنا علمی سگہ منوالیا امام قدم قدم پر لوگوں کی ہدایت کے اسباب فراہم کرتے رہے۔ چنانچہ جب ہارون نے علی بن یقطین کو اپنا وزیر بنانا چاہا اور علی بن یقطین نے امام موسیٰ کاظم سے مشورہ کیا تو آپ نے اجازت دیدی امام کا ہدف یہ تھا کہ اس طریقہ سے جان و مال و حقوق شیعین محفوظ رہیں۔ امام نے علی بن یقطین سے فرمایا تو ہمارے شیعوں کی جان و مال کو ہارون کے شر سے بچانا ہم تیری تین چیزوں کی ضمانت لیتے ہیں کہ اگر تونے اس عہد کو پورا کیا تو ہم ضامن ہیں۔ تم تلوار سے ہرگز قتل نہیں کئے جاؤ گے۔ ہرگز مفلس نہ ہو گے۔ تمہیں کبھی قید نہیں کیا جائے گا۔ علی بن یقطین نے ہمیشہ امام کے شیعوں کو حکومت کے شر سے بچایا اور امام کا وعدہ بھی پورا ہوا۔ نہ ہارون، پسر یقطین کو قتل کر سکا۔ نہ وہ تنگدست ہوا۔ نہ قید ہوا۔ لوگوں نے بہت چاہا کہ فرزند یقطین کو قتل کر دیا جائے لیکن ضمانت امامت، علی بن یقطین کے سر پر سایہ فگن تھی۔ چنانچہ تاریخ میں ملتا ہے کہ ایک مرتبہ ہارون نے علی بن یقطین کو لباس فاخرہ دیا علی بن یقطین نے اس لباس کو امام موسیٰ کاظم کی خدمت میں پیش کر دیا مولایہ آپ کی شایانِ شان ہے۔ امام نے اس لباس کو واپس کر دیا اے علی ابن یقطین اس لباس کو محفوظ رکھو یہ برے وقت میں تمہارے کام آئے گا ادھر دشمنوں نے بادشاہ سے شکایت کی کہ علی ابن یقطین امام کاظم کی امامت کا معتقد ہے یہ ان کو خمس کی رقم روانہ کرتا ہے یہاں تک کہ جو لباس فاخرہ تو نے علی ابن یقطین کو عنایت کیا تھا وہ بھی اس نے امام کاظم کو دے دیا ہے۔ بادشاہ سخت غضب ناک ہوا اور علی ابن یقطین کے قتل پر آمادہ ہو گیا فوراً علی ابن یقطین کو طلب کیا اور کہا وہ لباس کہاں ہے جو میں نے تمہیں عنایت کیا تھا؟ علی ابن یقطین نے غلام کو بھیج کر لباس، ہارون کے سامنے پیش کر دیا ہارون بہت زیادہ خجالت زدہ ہوا یہ ہے تدبیر امامت اور علم امامت۔ خدا ہم سب کو علوم و معارفِ آل محمد سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے